سوال

یتیم پوتے کی وراثت کا حکم

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی حکم کے مطابق اگر مرنے والے کا اپنا سگا بیٹا موجود ہو تو پوتا وارث نہیں ہوتا، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلحِقُوا الفرائضَ بِأَہلِہا، فما بَقِیَ فھو لِأَولٰی رَجُلٍ ذَکَر۔ (صحیح البخاري، الفرائض: 6732)

جن ورثاء کا حصہ متعین ہے تم انہیں ان کا حصہ پورا پورا ادا کردو، پھر جو مال بچ جائے اسے میت کے قریبی ترین رشتے دار کو دے دو۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَلا یَرِثُ وَلَدُ الاِبنِ مَعَ الاِبنِ۔ (صحیح البخاري: بابُ میراثِ ابنِ الاِبنِ إذا لَم یَکُن ابنٌ (8/151)

بیٹے کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں ہوگا۔

لہذا مذکورہ بالا سوال میں میت (دادا) کی حقیقی اولاد جو کہ پوتے کے چچا لگتے ہیں وارث ہونگے، مگر پوتا وارث نہیں ہوگا، لیکن اگر دادا صاحب ثروت ہے، اس کے سگے بیٹوں کو مال کی زیادہ ضرورت نہیں ہے اور پوتا فقیر اور محتاج ہے تو دادے کو چاہیے کہ وہ اپنے پوتے کے لیے اپنے مال سے ایک تہائی یا اس سے کم کی وصیت کردے، سیدنا خالد بن عبید السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ أَعطاکُم ثُلُثَ أَموالِکُم عِندَ وَفاتِکُم زِیادَۃً فِي أَعمالِکُم۔ (صحیح الجامع: 1721)

بلاشبہ اللہ تعالی نے تمہیں موت کے وقت ایک تہائی مال تک اختیار دیا ہے تاکہ تمہارے اعمال میں اضافہ ہوسکے۔

سوال کا دوسرا حصہ یتیم کے بارے میں ہے:

اسلام میں یتیم اس بچے یا بچی کو کہتے ہیں جو نابالغ ہو اور اس کا والد فوت ہوگیا ہو، لہذا اگر والد کی بجائے والدہ فوت ہوئی ہے تو وہ یتیم نہیں ہے۔ اسی طرح اگر وہ بالغ ہوگیا ہے پھر بھی یتیمی ختم ہوگئی ہے۔ (معجم لغۃ الفقہاء: 513)

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ
03. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ